بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

خطبہ نمبر (۴)

الفضل
قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۲۴ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۶ محرم الحرام ۱۳۶۱ ہجری | ۲۴ ماہ جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سردی لگ کر گلے میں تکلیف اور کھانسی کی شکایت ہوگئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ:۔

آج بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ ہوا جس میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تقاریر کیں جناب چوہدری صاحب کی مفصل تقریر آئندہ شائع کی جائے گی:۔

آج ڈاکٹر چوہدری شاہ نواز خان صاحب نے اپنی کوٹھی واقعہ دارالانوار میں بعض احباب کو دعوت طعام دی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ نوازش شمولیت فرمائی۔ اور دُعا کی:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب گزشتہ شب سے بعارضہ ضیق النفس بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں:۔

خطبہ جمعہ

انبیاء کی مثال بارش کی سی ہوتی ہے

انبیاء کی بعثت کے ساتھ جو تکالیف ہوتی ہیں مومن کو دلیری سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۶ جنوری ۱۹۴۲ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ شاکر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھ سے ایک سوال

کیا گیا ہے۔ ابھی جمعہ کی نماز کے وقت بعض دوستوں میں یہ اختلاف ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ ہے کہ اگر نمازیں جمع کی جائیں۔ تو پہلی پچھلی اور درمیان کی سُنتیں معاف ہوتی ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جب

نماز ظہر و عصر جمع

ہوں۔ تو پہلی اور درمیانی سنتیں معاف ہوتی ہیں۔ یا اگر نماز مغرب اور عشاء جمع ہوں۔ تو درمیانی اور آخری سنتیں معاف ہو جائیں گی۔ لیکن اختلاف یہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک دوست نے بیان کیا۔ کہ وہ ایک سفر میں میرے ساتھ تھے۔ میں نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور

جمعہ کی پہلی سُنتیں

پڑھیں۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ نمازوں کے جمع ہونے کی صورت میں سنتیں معاف ہو جاتی ہیں۔ یہ بات بھی صحیح ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل جو سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ میں نے وہ سفر میں پڑھیں اور پڑھتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جمعہ کی نماز سے پہلے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ وہ نماز ظہر کی پہلی سنتوں سے مختلف ہیں۔ ان کو دراصل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے اعزاز میں قائم فرمایا ہے۔

سفر میں جمعہ کی نماز پڑھنا

بھی جائز ہے۔ اور چھوڑنا بھی جائز ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سفر میں پڑھتے بھی دیکھا ہے۔ اور چھوڑتے بھی دیکھا ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقدمہ کے موقعہ پر گورداسپور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ آج جمعہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہم سفر پر ہیں۔ ایک صاحب جن کی طبیعت میں بے تکلفی ہے۔ وہ آپ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا۔ کہ سُنا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے۔ آج جمعہ نہیں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ یوں تو اُن دنوں گورداسپور میں ہی تھے۔ مگر اس روز کسی کام کے لئے قادیان آئے تھے ان صاحب نے خیال کیا۔ کہ شائد جمعہ نہ پڑھے جانے کا ارشاد آپ نے اس لئے فرمایا ہے۔ کہ مولوی صاحب یہاں نہیں ہیں۔ اس لئے کہا۔ کہ حضور مجھے بھی جمعہ پڑھانا آتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں آتا ہوگا۔ مگر ہم تو سفر پر ہیں۔ ان صاحب نے کہا۔ کہ حضور مجھے اچھی طرح جمعہ پڑھانا آتا ہے اور میں نے بہت دفعہ پڑھایا بھی ہے۔ آپ نے جب دیکھا۔ کہ ان صاحب کو جمعہ پڑھانے کی بہت خواہش ہے۔ تو فرمایا۔ کہ اچھا آج جمعہ ہو جائے:۔

تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سفر کے موقعہ پر جمعہ پڑھتے بھی دیکھا ہے اور چھوڑتے بھی۔ اور جب سفر میں جمعہ پڑھا جائے۔ تو میں پہلی سنتیں پڑھا کرتا ہوں اور میری رائے یہی ہے۔ کہ وہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ وہ عام سُنن سے مختلف ہیں۔ اور وہ

جمعہ کے احترام کے طور پر

ہیں:۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ

آج بارش ہو رہی ہے

زمیندار بارش کے لئے بہت تڑپ رہے ہیں۔ کیونکہ اس کے نہ ہونے سے غلہ میں کمی ہو جاتی۔ پچھلے سال بھی غلہ کم ہوا تھا۔ اور آج کل بہت گراں ہے۔ اور ایسے وقت میں بارش بہت مفید ہے۔ گو ایک ہفتہ قبل بھی کچھ بارش ہوگئی تھی۔ مگر وہ پوری نہ تھی۔ آج بہت اچھی ہوگئی ہے

اللہ تعالیٰ کا فضل

ہے۔ مگر اس کے ساتھ دیکھ لو۔ کچھ تکلیف بھی ہے۔ نمازیں جمع ہوں گی۔ پھر میں نے اعلان کرا دیا ہے۔ کہ جو دوست

اپنے اپنے محلوں میں جمعہ

پڑھنا چاہیں۔ پڑھ لیں۔ ہاں جو شوق سے یہاں آنا چاہیں۔ اور آ سکتے ہوں۔ وہ آ جائیں۔ بہت سے بوڑھوں۔ بچوں۔ کمزوروں اور کام والوں نے اپنے اپنے محلہ میں ہی پڑھا ہے۔ اور جو تندرست تھے۔ آ سکتے تھے۔ یا جن کے پاس کافی کپڑے تھے۔ وہ یہاں آ گئے ہیں پھر بارش ہو رہی ہے۔ پانی ہے۔ اور اگرچہ ہماری شریعت نے ہر موقعہ کے لئے سہولت پیدا کر دی ہے۔ اور اجازت دی ہے۔ کہ جگہ کی تنگی کی صورت میں ایک دوسرے کی پیٹھوں پر بھی سجدہ کر سکتے ہیں۔ پھر بھی جو لوگ بعد میں آئیں گے۔ ان کو باہر کھڑا ہو کر نماز پڑھنی پڑے گی۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں اور پیشانی گیلی ہوگی۔ پھر جن کو نماز کے لئے چل کر آنا پڑا ہے ان کو کیچڑ میں تکلیف ہوئی۔ کپڑے خراب ہوئے یا جن کو وضو استنجاء کے لئے جانا پڑے گا۔ ان کو کیچڑ میں سے گزرنا پڑے گا۔ پھر جن لوگوں نے وقت پر مکانوں کی چھتوں پر لپائی نہیں کرائی

ان کی چھتیں ٹپکتی ہوں گی۔ جس سے ان کو تکلیف ہوگی۔ بعض لوگوں کے پاس جانور باندھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ عام حالت میں تو وہ صحن وغیرہ میں باندھ لیتے ہیں۔ مگر ایسی بارش اور سردی میں انہیں ان کو اپنے کمروں میں باندھنا پڑتا ہے۔ اور وہ وہیں گوبر وغیرہ کرتے ہیں۔ ان کو بدبو آتی ہے تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ مجبور ہیں۔ تو جہاں بارش اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہاں اس میں کچھ

تکلیف کے پہلو

بھی ہیں۔ پھر اس میں اندھیرا ہوتا ہے بعض اوقات کڑک ہوتی ہے۔ جس سے بچوں اور کمزور لوگوں کے دل ہل جاتے ہیں بعض اوقات کمزور بچے ڈر سے مر بھی جاتے ہیں۔ پھر بارش میں بعض اوقات بجلی بھی چمکتی ہے اور کبھی گرتی بھی ہے جس سے جان و مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اور یہ سب اس میں تکلیف کے پہلو ہیں۔ مگر اس فضل کے مقابلہ میں لوگ ان تکالیف کی کوئی پروا نہیں کرتے سب جانتے ہیں کہ بارش ہوگی تو اس کے ساتھ کیچڑ بھی ہوگا۔ کیا کوئی ایسا زمیندار بھی ہے۔ جو سمجھتا ہو کہ بارش ہوگی۔ تو زمین گیلی نہ ہوگی۔ اور کیچڑ نہ ہوگا۔ یا پھر کوئی ایسا زمیندار ہے۔ جو یہ نہ جانتا ہو کہ بارش ہونے سے سردی بڑھ جائے گی۔ پھر کوئی نہیں جو یہ نہ جانتا ہو۔ کہ بارش کے ساتھ کڑک بھی ہوتی ہے۔ بعض اوقات بجلی بھی گرتی ہے جس سے لوگوں کو نقصان بھی پہنچتا ہے۔ سب ان باتوں کو جانتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہی دعائیں کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ بارش ہو یا اللہ بارش ہو۔ وہ کیوں یہ دعائیں کرتے ہیں جب بارش سے تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتے ہیں۔ کہ

بارش کے ساتھ جو فضل ہوتا ہے

اس سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں تکلیف بہت کم ہے۔

یہی حال

انبیاء کی بعثت

کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب انبیاءؑ آتے ہیں۔ تو ان کی مثال بھی بارش کی ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ او کصیب من السماء فیہ ظلمت ورعد وبرق۔ جس طرح بادلوں میں سے بارش ہوتی ہے۔ تو جہاں اس کے بیشمار فائدے اور برکتیں ہوتی ہیں وہاں اس میں ظلمات۔ کڑک اور بجلی بھی ہوتی ہے۔ اس سے کچھ تکلیف بھی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات نقصان بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی بعثت کا حال ہے۔ اس میں برکتیں بھی بہت ہوتی ہیں۔ مگر کچھ تکلیف بھی پہونچتی ہے لیکن جس طرح بارش کی تکلیف کے باوجود اس کی ناقدری نہیں کی جاتی۔ اسی طرح

انبیاء کی بعثت کی بھی ناقدری نہیں کرنی چاہیئے

اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک مامور مبعوث فرمایا۔ اور اس سے تعلق پیدا کرنے والوں کو

کچھ تکالیف

بھی پہونچتی ہیں۔ گالیاں سننی پڑتی ہیں بعض کو گھروں سے نکالا گیا۔ چونکہ انبیاء کی مثال بھی بادل کی سی ہوتی ہے۔ ان کی بعثت کے ساتھ بھی اسی طرح کچھ تکالیف ہوتی ہیں جس طرح بارش کے ساتھ۔ مگر بارش کی تکلیف کے باوجود سب یہی دعا کرتے ہیں کہ بارش ہو۔ اور تھوڑی بہت تکالیف کے باوجود اس کی قدر کرتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء کے زمانہ کی بھی قدر کرنی چاہیئے۔ اور تکالیف سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جو تکالیف ہیں ان کی قیمت اس وقت معلوم ہوگی۔

جب نتیجہ نکلے گا۔

جب فصل پکے گی تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ اندھیرے اور یہ کڑک اور برق کتنی قیمتی تھی۔ اگر یہ نہ ہوتی۔ تو زمیندار جب اپنے کھیت میں فصل پکنے پر جاتا تو سوائے تھوڑے سے سوکھے اور جلے ہوئے دانوں کے اس کے ہاتھ کچھ نہ آسکتا۔ لیکن بارش ہونے کے بعد جب اس کی فصل پکتی ہے۔ تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اندھیرا۔ اور وہ کڑک اور وہ بجلی کتنی مفید تھی۔ اسی کے نتیجہ میں اس کے ایک سال کے لئے غلہ پیدا ہوا۔ کپڑوں اور دوسرے اخراجات مثلاً شادیوں بیاہوں کے لئے سامان میسر آیا۔ ایک ایک دانہ کے ستر ستر اسی اسی اور سو سو ہوئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے ساتھ بھی کچھ تکالیف ہوتی ہیں۔ مگر جو انسان ان تکالیف کے باوجود اس نعمت کی قدر کرتا ہے۔ اس کی مثال ویسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے وہ زمیندار جس کی فصل پر اچھی بارش برس چکی ہو؛

پس

بارش سے سبق سیکھنا چاہیئے

زمیندار طبقہ بوجہ کم تعلیم یافتہ ہونے کے اور بوجہ اس کے کہ اسے قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بار بار پڑھنے اور سننے کا موقعہ نہیں ملتا۔ ان کے ایمان عام طور پر تازہ نہیں ہوتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے موٹی موٹی مثالیں بیان فرمائی ہیں۔ قرآن کریم میں ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ جیسے یہ مثال ہے جس میں یہ بتایا ہے۔ کہ انبیاءؑ کے زمانہ کی مثال ایسے پانی کی طرح ہوتی ہے۔ جو بادلوں سے برستا ہے۔ اس کے ساتھ اندھیرے بھی ہوتے ہیں کڑک بھی ہوتی ہے بجلیاں بھی ہوتی ہیں مگر پھر بھی لوگ اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اس کے فوائد کے مقابلہ میں اسکی تکالیف کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہو جاتا۔ کہ اگر ہم زمیندار دس دفعہ پھسلے تو پھر بارش ہوگی۔ تو دیکھو کس طرح زمیندار بیس بیس دفعہ پھسلتے۔ یا اگر خدا تعالیٰ یہ قانون بنا دیتا۔ کہ ہر بارش کے ساتھ بیس دفعہ کڑک پیدا ہوگی تو زمیندار کہتے کہ خدایا تیس دفعہ کڑک پیدا ہو مگر بارش ہو جائے۔ تو ان باتوں کی بارش کے فوائد کے مقابلہ میں انسان کیا پروا کرتا ہے۔ آخر ہر انسان نے ایک روز مرنا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے ہر ایک کا واسطہ پڑنا ہے۔ مضبوط سے مضبوط پہلوان بھی مرتے ہیں۔ اور جہاں جا کر انسان نے فصل کاٹنی ہے وہاں اگر غلہ نکلا ہوا ہو تو یہ تکالیف کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ جب موت سامنے نہ ہو۔ تو انسان پروا نہیں کرتا۔ مگر جب وہ قریب ہو تو چاہتا ہے۔ کہ اگر ایک گھنٹے کی بھی مہلت مل جائے۔ تو میں ساری تلافیاں کر دوں۔ مگر اس وقت اس ارادہ کا کیا فائدہ۔ یہ تو اسی وقت فائدہ دے سکتا ہے۔ جب

قربانی کرنے کا موقعہ

اور وقت ہو۔ اب دیکھو اگر اس وقت بارش نہ ہوتی۔ اور دو تین ماہ بعد مثلاً اپریل میں ہوتی۔ تو اس وقت زمیندار یہی دعا کرتے کہ خدایا اب بارش نہ ہو۔ کیونکہ اس وقت بارش ہو تو باقی غلہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔

تو انبیاء کی بعثت کے ساتھ جو تکالیف ہوتی ہیں۔ مومن کو دلیری سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ جب وہ ایک دفعہ دین کو سچا سمجھ کر قبول کرتا ہے۔ تو پھر خواہ اسے کتنی تکالیف آئیں۔ خواہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں پاؤں کاٹ دیئے جائیں اسے ہرگز کمزوری نہ دکھانی چاہیئے۔ اور دین کے ساتھ اس طرح چمٹے رہنا چاہیئے۔ جس طرح چیونٹا جسے پنجابی میں "کاڈا" کہتے ہیں چمٹ جاتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

مجھے اپنا

بچپن کا ایک واقعہ

یاد ہے۔ میاں جان محمد صاحب کشمیری اسی مسجد کے امام تھے۔ ہمارے دادا صاحب نے انہیں مقرر کیا تھا۔ وہ ہمارے گھر کا کام کاج بھی کرتے تھے۔ ایک دن کوئی دوست مچھلی تحفہ کے طور پر لائے۔ ہماری ڈیوڑھی کے آگے ایک تخت پوش بچھا رہتا تھا۔ وہ اس پر بیٹھ کر مچھلی صاف کرنے لگے۔ اور ہم چار پانچ بچے تماشہ دیکھنے کے لئے پاس بیٹھ گئے۔ میرے ہاتھ میں ایک پٹرا تھا جو میں رکھ رہا تھا۔ مچھلی کے خیال میں شائد میرا ہاتھ تخت پر لگ گیا۔ اور ایک چیونٹا پٹرے پر چڑھ گیا۔ میں جب اسے کھلنے لگا۔ تو اس نے ہونٹ پر کاٹ لیا۔ اسے بہتیرا کھینچا۔ اور چھڑانے کی کوشش کی۔ مگر اس نے نہ چھوڑا۔ آخر اسے میاں جان محمد صاحب نے چھری سے کاٹ دیا۔ یہی حال مومن کا ہونا چاہیئے۔ یا تو وہ دین کو اختیار ہی نہ کرے۔ اور اگر کرے۔ تو پھر اس کے ساتھ اس طرح چمٹ جائے جس طرح چیونٹا چمٹ جاتا ہے۔ اور پھر چاہے اسے کاٹ ڈالا جائے چھوڑتا نہیں۔ اگر وہ مارا بھی جائے تو کوئی ہرج کی بات نہیں۔

ایمان کی فصل تو مرنے کے بعد ہی کٹتی ہے

پس اگر وہ مر بھی جائے گا تو اتنا ہی فرق پڑے گا۔ کہ لوگوں کی فصل اگر مئی میں کٹتی ہے تو اسکی فروری میں کٹ جائے گی۔ اور اس کے دانے پہلے گھر آجائیں گے۔

پس مومن کو چاہیئے کہ پہلے تو صداقت کو سوچ سمجھ کر مانے۔ اور جب مان لے تو پھر چھوڑے نہیں۔ اور اسکی راہ میں جو تکالیف آئیں۔ ان کی کوئی

تحریکِ جدید کا چندہ ایک تبلیغی مرکزی فنڈ کا چندہ ہے

وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :-

" ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اور چونکہ ۳۱ جنوری کی شام تک کا وعدہ ہم قبول کر لیا کرتے ہیں۔ اور کئی مقامات ایسے ہیں۔ جہاں سے شام کو ڈاک روانہ نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس خط پر یکم فروری کی مُہر ہوگی۔ اسے بھی ۳۱ جنوری تک کے وعدوں کے اندر شمار کر لیا جائے گا۔ پس اس قسم کی تمام جماعتیں جنہوں نے اپنی لسٹیں مکمل کر کے نہیں بھجوائیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ جلد سے جلد اپنی فہرستیں مرکز میں بھجوا دیں۔ اسی طرح جن افراد نے ابھی تک توجہ نہیں کی انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے وعدوں کی فہرست مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ خدا تعالےٰ کے حضور وُہ سابقوں میں شامل ہوں پیچھے رہنے والوں میں شامل نہ ہوں ؎

یاد رکھو۔ جو لوگ آخری تاریخ کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ وُہ بعض دفعہ اپنی غفلت کی وجہ سے آخری تاریخ کو بھی وعدہ نہیں کر سکتے۔ اور ان کا وعدہ ہمارے پاس ایسے وقت میں پہونچتا ہے۔ جبکہ اسے قبول نہیں کیا جا سکتا ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ ۳۱ جنوری آخری تاریخ ہے۔ اس تاریخ کو تم اپنا وعدہ لکھا دوگے۔ اس لئے کہ اگر تم نے ۳۱ جنوری کو وعدہ لکھا دیا۔ تو تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی ہو گئے۔ اور یہ کوئی خوشی کی بات نہیں۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جنت میں جانے والا آخری شخص وُہ ہوگا۔ جو دوزخ میں سے سب سے بعد نکلے گا۔ پس اگر تم وعدہ کرنے والوں میں آخری آدمی بنتے ہو۔ تو یہ تمہارے لئے کوئی خوشی کا مقام نہیں ہو سکتا۔ تمہیں تو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے بنو۔ اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آسکے۔ تو کوشش کرو۔ کہ درمیانی جگہ تمہیں میسّر آجائے۔ اگر تم درمیان میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔ تو اس کے بعد جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکتے ہو۔ لے لو۔ اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو۔ کہ تم آخری آدمیوں میں سے مت بنو۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ایک دفعہ پھر جماعتوں۔ اور افراد کو توجہ دلاتا ہُوں۔ کہ وُہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ اور جو جماعتیں اپنی فہرستیں بھجوا چکی ہیں۔ اسی طرح جو افراد اپنے وعدے لکھا چکے ہیں۔ وُہ تمام جماعتیں اور افراد اپنے وعدوں پر نظرِ ثانی کریں اور تحریکِ جدید کے ماتحت زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں "

پس وُہ جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب جن کے وعدے تاحال مرکز میں نہیں پہونچے۔ وُہ فوری توجہ کریں۔ کیونکہ ۳۱ جنوری قریب آگئی۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وُہ اپنی غفلت کی وجہ سے اس عظیم الشان نیکی سے محروم رہ جائیں۔ اور پھر انہیں ندامت اور حسرت ہو۔ مگر بعد کی حسرت ان کو فائدہ نہ دے گی۔ پس ابھی اپنا وعدہ بھجوائیں۔ تا ۳۱ جنوری سے پہلے پہلے وعدہ پہونچ جائے ؎

وُہ جماعتیں اور افراد جو وعدے لکھوا چکے۔ مگر ان کی قربانی معیار سے کم ہے۔ وُہ اس میں اضافہ کریں۔ ایسا اضافہ جو کم سے کم ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو۔ چنانچہ احباب اپنی ایک ایک ماہ کی آمد کا اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج سیٹھان کوٹ نے پہلے ۱۰۸ روپے کا وعدہ کیا حضور کا خطبہ (۹ جنوری) پڑھ کر وعدہ بجائے ۱۰۸ کے ۳۳۷ روپے کر دیا۔ جو ان کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

وُہ احباب جن کے ذمہ سالِ ہفتم کا چندہ واجب ہے۔ یا تحریکِ جدید کے گزشتہ سالوں کا بھی بقایا ہے۔ یا بعض وُہ ہیں جن کے ذمہ چندہ عام حصہ آمد کا بھی بقایا ہے حتےٰ کہ بعض کی وصیت بھی منسوخ ہو چکی ہے مگر ایسے تمام بقائے دار مجبوری اور اضطراری کی حالت میں باوجود دل میں ادا کرنے کی شدید خواہش رکھنے اور پختہ عزم رکھنے کے ادا نہیں کر سکے۔ ان کی نیت اور ان کا ارادہ یہی ہے۔ کہ وُہ سب بقائے ادا کریں گے۔ صرف مجبوری کی وجہ سے شرمندہ اور نادم ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے حضور توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ تحریکِ جدید سالِ ہشتم میں ان کو وعدہ کر لینے کی بھی اجازت ہے کیونکہ وُہ بقائے ادا کرنے کی نیت رکھتے ہیں۔ مگر ایسے احباب کے وعدے بھی ۳۱ جنوری تک مرکز میں آجانے ضروری ہیں۔ کیونکہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کئے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ احباب کو بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؎ برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریکِ جدید

یہ کون ہے؟

وُہ کون ہے۔ جو مصلحِ موعُود ہے؟ اور کون ابنِ مہدی مسعُود ہے؟

محمُود ہے۔ محمُود ہے۔ محمُود ہے

ہے کون اولوالعزم آج اور فضلِ عمرؓ کون اب بشیرِ ثانی محمُود ہے؟

محمُود ہے۔ محمُود ہے۔ محمُود ہے

یہ مسجدِ اقصےٰ۔ یہ مینارِ مسیحؑ اس سرزمیں میں ہر نشاں موجُود ہے

ہم احمدی ہیں۔ ہم خدا کے ہیں عبادؔ ہے رب جہاں معبد خدا معبُود ہے

کام اپنا ہے۔ تبلیغِ دینِ مصطفےٰؐ بس یہ ہماری منزلِ مقصوُد ہے

یہ جان لے۔ یہ خوب ساحل جان لے اب روکنا سیلاب کو بے سُود ہے

میرے گناہوں کا نہیں حد و شمار پر عفو کا دامن بھی لامحدُود ہے

اُٹھ پھر خدا کے فضل سے تنویر اُٹھ

کہسار یہ آفات کا بے بُود ہے

خاکسار روشن دین تنویر سیالکوٹ

ریویو

مطبُوعاتِ جدیدہ

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے حسب ذیل رسائل چھپوائے ہیں :-

شفاء الامراض۔ اس میں حضرت مسیح موعُود علیہ السلام کے اُن معجزات و نشانات کو آپ کے الفاظ میں جمع کیا گیا ہے۔ جو مریض لاعلاج سمجھے گئے۔ حضور نے دُعائیں کیں۔ اور وُہ شفایاب ہُوئے۔ قیمت صرف ایک آنہ ؎

تبلیغ اسلام۔ یہ ۳۲ صفحہ کا رسالہ اپنی نوعیت میں غیر مسلموں میں یوم تبلیغ کے لئے نہایت موزوں ہے اس میں اسلام کے مقابلہ میں ہندو اور عیسائی سکھ صاحبان کے متعلق حضرت اقدس کے مضامین کو جمع کیا گیا ہے قیمت ۱ روپے کے ۲۰ رسالے

رنگین قطعات۔ ۱۲ قسم کے مختلف اشعار و الہامات حضرت مسیح موعُودؑ اور بعض قرآنی آیات بصورت طغرے اپنے کمرے کو مزین کرنے کے لئے تبلیغ کا ایک ذریعہ ہے۔ فی طغرا ایک پیسہ ؎ **اسلامی اصول کی فلاسفی چھوٹی تقطیع** نہایت خوبصورت جیبی سائز حضرت اقدس کی تقریر جلسہ مہوتسو کو چھپوایا ہے۔ دو سو صفحات۔ قیمت صرف تین آنے ؎

مذکورہ بالا پتہ سے احباب کتب و رسائل منگوا کر ناشر کا حوصلہ بڑھائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مُطابق سترھواں یوم وقفِ عمل ۲۹ جنوری کو منایا جائے گا

چولہ حضرت بابا نانک صاحب

(۴)

جب بعض سکھ اصحاب اپنی "مستند" اور "پراچین کتاب" جنم ساکھی میں تحریف کر کے چولہ صاحب کے نشان کو مٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو انہوں نے ایک اور طریق اختیار کیا۔ جو یہ تھا کہ ڈیرہ بابا نانک میں موجود چولہ صاحب سے متعلق سکھ کتب میں ایک بالکل نئی اور نرالی روائت شامل کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب جب بغداد شریف میں تشریف لے گئے۔ تو وہاں کا خلیفہ لاولد تھا۔ حضرت بابا نانک صاحب کی دُعا سے اس کے ہاں بچہ پیدا ہؤا۔ دوران حمل میں خلیفہ کی بیگم نے اپنے ہاتھ سے کشیدہ کاری کر کے ایک چولہ تیار کیا۔ جو بچہ پیدا ہونے پر حضرت بابا نانک صاحب کی نذر کیا گیا۔

اس روائت کے گھڑنے والے گیانی گیان سنگھ صاحب تھے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے۔

"جب گورو صاحب وہاں (بغداد شریف) سے چلنے لگے تو خلیفہ (بغداد) نے ان کو ایک جامہ جس پر کئی زبانوں میں قرآن شریف و زبور وغیرہ کی آئتیں منقش تھیں نذر کیا جس کو گورو نانک صاحب اپنے ساتھ لے آئے۔ یہ چولہ (پیراہن) اب تک ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔ اور کابلا سنگھ بیدی جس کی تفویض میں وہ پیراہن رکھا ہؤا ہے ہولا کے میلہ پر عموماً لوگوں کو اس کی زیارت کراتا ہے۔"

(تواریخ گورو خالصہ مطبوعہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۵۰)

گیانی صاحب نے اس روائت کو کہاں سے لیا۔ اس کا انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا۔ اور نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ یہ ان کی خود ساختہ روائت تھی۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے پنتھ پرکاش میں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ میری اپنی تحقیق ہے۔ لکھتے ہیں۔

لکھیو جنم ساکھی میں کا ہوں
چولہ اُتر یو نبھ تے باہوں
ہور عظمت تسکی بہو بھاکی
سنہ چڑھت لین کی راکھی
ہم نرنے کر کے سب بھاتے
لکھی نیھار نہ کتھا بکھیاتے

(پنتھ پرکاش بسرام ۹ صفحہ ۶۰-۶۱)

یعنی جنم ساکھی میں مرقوم ہے۔ کہ یہ چولہ آسمان سے اترا تھا۔ اور اس کی کرامتیں بھی بہت بیان کی گئی ہیں۔ جو صرف چڑھت وصول کرنے کی غرض سے شامل کی گئی ہیں۔ ہم نے تحقیق کر کے یہ بات لکھی ہے۔ کہ یہ چولہ حضرت بابا نانک صاحب کو خلیفہ بغداد نے پیش کیا تھا۔

گیانی صاحب نے اس روائت کو پیش کرتے ہوئے یہ دعوے تو کر دیا ہے۔ کہ میں یہ بات تحقیق کر کے لکھ رہا ہوں۔ لیکن وہ تحقیق آپ نے پیش نہیں کی۔ کہ اس کی بنیاد کس بات پر ہے۔ گیانی صاحب سے قبل ہم سکھ لٹریچر میں اس روائت کا کہیں نام و نشان نہیں پاتے۔ گیانی صاحب کے دل میں یہ بات کھٹکتی تھی۔ کہ چولہ حضرت بابا نانک صاحب کے اسلام پر ایک زبردست دلیل ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پنتھ پرکاش میں ان بیدی صاحبان پر برستے ہوئے جن کے قبضہ میں یہ چولہ چلا آرہا ہے۔ اس خیال کا اظہار بھی کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے اس چولہ صاحب کو یادگار کے طور پر رکھ کر مسلمانوں کو حضرت بابا نانک کا اسلام ثابت کرنے کا ایک موقعہ دیا ہے۔ چنانچہ لکھا۔

"چولہ صاحب پر قرآن شریف کی آیات کے علاوہ اور کوئی کشیدہ نہیں۔ اسی لئے گرو صاحب بہاوالدین کو دے آئے تھے۔ لیکن اس نے گورو صاحب کی بخشش سمجھ کر ٹوپی تو سر پر پہن لی اور چولہ نہ پہنا۔ ۱۷۴۵ بکرمی میں جب کابلی مل بیدی اس کے بلانے پر اروڑے سکھوں سے کار بھیٹ (چندہ) وصول کرنے کے لئے گیا۔ تو چولہ کا حال سن کر بہاؤالدین فقیر سے جیسے کیسے لے آیا۔ اس کا کپڑا بہت پھٹ گیا ہؤا تھا۔ گھر کا کپڑا لگا کر رکھ لیا۔ پنجابی سکھوں کو درشن کروا کر اور مہما سنا سنا کر کار بھیٹ وصول کرتا پھرا..... بے چارے ست بچنیے پرانے سکھوں نے کبھی بھی کھول کر نہ دیکھا۔ دھن بھوگن روپ سمجھ کر رکھ لیا۔ بھلا پوجاریوں نے تو اپنے لالچ کی خاطر باباجی کو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیرو کار بتانے میں شرم نہ کی۔ لیکن سکھوں کو تو غور کرنا چاہیئے تھا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کلمے والے کپڑے کو فریبی پوجاریوں کے کہنے پر کیوں مانتے ہیں۔ اسی لئے تو اب ان کی بے پرواہی اور ناجائز لالچ نے گورو نانک صاحب کو اسلام دھارن کرنے والا مسلمانوں سے کہلوایا۔" (صفحہ ۶۰-۶۱)

اس حوالہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ گیانی صاحب خوب اچھی طرح محسوس کرتے تھے۔ کہ چولہ صاحب کی موجودگی میں باباجی کا اسلام ثابت ہونا مشکل امر نہیں۔ اس لئے انہوں نے علاوہ پوجاریوں کو بُرا بھلا کہنے کے جنم ساکھیوں کے اس بیان کو جو چولہ صاحب کو آسمان سے اترا ہؤا ظاہر کرتا تھا۔ کمزور اور غلط ثابت کرنے کی غرض سے یہ روائت گھڑ لی۔

گیانی صاحب نے تواریخ گورو خالصہ کے اردو ایڈیشن میں تو یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ چولہ پر کئی زبانوں میں قرآن شریف و زبور وغیرہ کی آیات منقش ہیں۔ لیکن اس کے برعکس تواریخ گورو خالصہ کے گورمکھی ایڈیشن میں جو آپ نے ۱۸۹۷ء میں دوسری بار شائع کیا۔ لکھا۔

"ایک پیراہن اور ٹوپی بڑے اچھے ریشمی کپڑے پر قرآن شریف کی آیات کشیدہ کاری سے بیگم نے آپ تیار کیا.... ..... وہ چولہ خلیفہ (بغداد) نے باباجی کے گلے میں پہنا دیا" (صفحہ ۲۹۰)

اس کے علاوہ آپ نے پنتھ پرکاش میں صریح الفاظ میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ "چولہ صاحب قرآن شریف کی آیات کے علاوہ اور کوئی کشیدہ نہیں" صفحہ ۶۱ بسرام ۹

یہ حوالہ جات جو ایک ہی مورخ کی مختلف کتب سے ہیں ظاہر کرتے ہیں۔ کہ گیانی صاحب نے چولہ صاحب سے متعلق کسی تحقیق کو مدنظر نہیں رکھا۔

گیانی صاحب نے یہ بھی ایک عجیب بات لکھی ہے۔ کہ باباجی نے وہ چولہ بہاؤالدین کو دے دیا تھا۔ اور ۱۷۴۵ بکرمی میں اس کے بلانے پر کابلی مل . . اس کے پاس گیا اور چولہ لے آیا۔ اگر ہم باباجی کا بغداد میں جانا پچاس برس کی عمر میں بھی تسلیم کر لیں۔ تو اس حساب سے اس وقت ۱۵۷۶ بکرمی تھا۔ اور اس وقت ہم اگر بہاؤالدین کی عمر تیس برس بھی شمار کر لیں۔ تو ۱۷۴۵ بکرمی تک اس کی عمر ۱۹۹ سال بنتی ہے۔ یعنی جب کابلی مل بیدی اس کے بلانے پر اس کے پاس گئے اس وقت بہاؤالدین کی عمر ۱۹۹ سال تھی۔ لیکن بہاؤالدین کا اتنی لمبی اور غیر معمولی عمر پانا ثابت نہیں۔ گویا اس حساب سے تمام سکھ گورو صاحبان جن کا زمانہ سولہویں صدی بکرمی سے لے کر اٹھارویں صدی بکرمی تک تھا۔ سب کے سب بہاؤالدین کے زمانہ میں ہوئے۔ اور وہ سکھ گورو صاحبان کے بعد بھی کافی عرصہ تک زندہ رہا۔ یہ مضحکہ خیز بات بھی گیانی صاحب کی روائت کو من گھڑت ثابت کرتی ہے۔

گیانی صاحب نے خلیفہ بغداد کا نام "بکر" بتایا ہے۔ لیکن اس نام کا خلیفہ بغداد میں کوئی نہیں ہؤا۔ جب حضرت بابا نانک صاحب بغداد میں تشریف لے گئے۔ اس وقت وہاں نظام خلافت قائم ہی نہیں تھا۔

ان سب باتوں کے علاوہ ایک اور ایسی بات گیانی صاحب نے تحریر فرمائی ہے۔ جو ان کی تحقیق کی نمایاں طور پر پردہ دری کر دیتی ہے۔ اور اس من گھڑت روائت کو قائم نہیں رہنے دیتی۔ اور وہ یہ ہے کہ

"چولہ جو آجکل ڈیرہ بابا نانک میں عطر سنگھ بیدی کے گھر میں ہے۔ اگر اس پر کشیدہ کاری کی آیات ہیں۔ تو وہ وہی ہے۔ اور اگر چھاپے کی (یعنی لکھی ہوئی) ہیں۔ تو پھر وہ کسی اور فقیر کا ہے۔ اور اس کے علاوہ اس پر تمام علموں کے حروف ہونے چاہئیں۔ کیونکہ جنم ساکھی میں تمام علموں کا ہونا مرقوم ہے۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۲۹۰)

گیانی صاحب کی مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ آپ نے چولہ صاحب سے متعلق جو کچھ بھی لکھا ہے۔ وہ کسی تحقیق کی بنا پر نہیں۔ ان کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ڈیرہ بابا نانک والے چولہ پر قرآن شریف کی آیات کشیدہ کاری سے بنائی گئی ہیں یا لکھی ہوئی ہیں۔

کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان عقائد پر دستخط کر کے یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے آج بھی یہی عقائد ہیں؟ اگر آپ آمادہ ہوں۔ تو لیجئے فیصلہ ہو گیا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ قادیان کے عقائد یہی ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہی مرتبہ مانتے ہیں۔ جو عـ۸، عـ۱۴ و عـ۹ و عـ۱۰ میں بیان ہوا ہے۔ اور اگر آپ ان عقائد پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ آپ نے اپنے عقائد تبدیل کر لئے ہیں۔

خدا را اس درخواست کا واضح اور باصواب جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ آج ۱۲ رمضان المبارک ہے۔ میں یکم شوال تک آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔ انشاء اللہ

خاکسار ابو العطاء جالندھری مبلغ جماعت احمدیہ قادیان

اب ہم تمام انصاف پسند انسانوں سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ کیا لاہوری پارٹی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تحریر کردہ عقائد سے کھلا کھلا انحراف نہیں کر چکی۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ جن عقائد پر ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء میں حضور اور خواجہ کمال الدین صاحب دستخط کر چکے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء آج اُن پر دستخط کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ کیا اب بھی مولوی محمد علی صاحب کہہ سکتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد پر قائم ہیں؟

الناشر

ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

احمدیہ کیلنڈر

نئے سال کا ہجری شمسی کیلنڈر طبع ہو گیا ہے جس میں ہجری قمری مہینے اور ۱۹۴۲ء کے عیسوی مہینے مع تعطیلات شامل ہیں۔ خدا کے فضل سے احباب نے اسے بہت پسند فرمایا۔ دیدہ زیب ہونے کے علاوہ نہایت واضح اور پہلے سے بڑے سائز پر ہے۔ قیمت بھی رعایتاً بہت کم کر دی گئی ہے۔ ۴/ کی بجائے ۲/ فی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک اس کیلنڈر کو جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے مسلمانوں میں بھی شائع کرنے کا ہے۔ اسلئے جہاں ہر احمدی گھر میں یہ کیلنڈر ہونا چاہیئے۔ وہاں دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی تحفۃً ضرور خریدا جائے۔ مزید رعایت یہ ہے۔ کہ چار یا چار سے زیادہ کیلنڈر منگوانے کی صورت میں خرچ ڈاک معاف۔ مہتمم نشر و اشاعت۔

مسجد احمدیہ سری نگر کے چندہ کیلئے

احباب سے تعاون کی اپیل

احباب کرام کو علم ہے۔ کہ مسجد احمدیہ سری نگر کے لئے ناظر صاحب بیت المال نے پندرہ ہزار روپیہ ہندوستان کے احباب سے فراہم کرنے کی اجازت عنایت کی ہوئی ہے۔ مولوی عبدالواحد صاحب مدیر اخبار اصلاح اس چندہ کی فراہمی کے لئے سندھ اور جنوبی ہند کا دورہ شروع کر رہے ہیں مسجد کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ مہمان خانہ اور دیگر ضروریات کی تعمیر کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف سے مخلصانہ تعاون فرما کر ممنون کریں۔ اگر ذی استطاعت احباب توجہ فرمائیں۔ تو پندرہ ہزار روپیہ کی رقم کوئی بڑی نہیں۔ صرف احباب کی توجہ اور دعاؤں کی ضرورت ہے۔

خاکسار (خلیفہ) عبدالرحیم پریذیڈنٹ احمدیہ مسجد کمیٹی (سری نگر)

فارم نکاح کی قیمت میں اضافہ

بوجہ کاغذ کی گرانی اور طباعت کے اخراجات بڑھ جانے کے فارم درخواست نکاح کی قیمت بجائے ایک آنہ کے دو آنے کر دی گئی ہے۔ لہذا باہر سے منگوانے والے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دو آنے فی فارم ارسال کیا کریں۔ نیز خرچ ڈاک قیمت کے علاوہ آنا چاہیئے۔ اس صورت میں تعمیل کرنے پر دفتر پر کوئی بار نہ پڑے گا۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

تقایا دار موصیوں کے متعلق اعلان

حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ جن لوگوں کی وصیت عدم ادائیگی حصہ آمد کی وجہ سے منسوخ ہو جائے۔ ان سے کسی اور قسم کا چندہ بھی نہیں لیا جاتا۔ تاوقتیکہ وہ اظہار ندامت اور توبہ کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے معافی حاصل نہ کریں۔ اس لئے جو موصی صاحبان کسی وجہ سے اپنے چندے ادا نہیں کر سکتے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی وصیتیں منسوخ کروا لیں۔ ورنہ ان کی طرف سے چندہ عام وغیرہ بھی قبول نہ کیا جائے گا۔ (ناظر بیت المال)

سالانہ رپورٹ موصیان

صدر انجمن کا یہ ایک قاعدہ ہے۔ کہ ہر موصی کے تقویٰ و طہارت کے متعلق ایک سالانہ رپورٹ جماعتوں سے منگوائی جائے۔

اس کے متعلق گذشتہ سالوں میں تحریک کی گئی۔ لیکن بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اور اکثر نے یہ خیال کر کے کہ ہمیں کسی کی شکایت یا بُرائی بیان کرنے سے کیا فائدہ اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ موصی کے صحیح حالات سے اطلاع نہ دینا بھی بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ اگر ان کے اطلاع نہ دینے کی وجہ سے کوئی موصی باوجود غیر متقی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جائے۔ تو خدا تعالیٰ نے تو اپنے وعدہ کے مطابق کہ جو اس میں دفن ہوگا بہشتی ہوگا۔ اس کو بخشدیگا۔ لیکن وہ لوگ جو باوجود علم کے اطلاع نہیں دیتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی گرفت کے نیچے آجائیں گے۔ اس لئے ہر موصی کے تقویٰ و طہارت کے متعلق ہر سال رپورٹ بھیجنی چاہیئے۔ اس میں کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ پس اب بھی دوست اس سال کے متعلق رپورٹیں بھیج کر مشکور فرماویں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

"نظام بیت المال" میں تصحیح

"نظام بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ" کے صفحہ ۳۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی!

اخبار پانی کا رنگ رکھتے ہے اس لئے انکا مطالعہ ضروری ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے الفضل کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کے کم از کم پانچہزار خریدار ہونے چاہئیں۔

ہم ان تمام احمدی احباب کو جو الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں مگر اُسے نہیں خریدتے حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں کہ وہ الفضل کی خریداری قبول فرما کر اپنے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

الفضل کا خریدنا اور اُسے پڑھنا کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ سے فرما سکتے ہیں۔ فرمایا:۔

"لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں۔ جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر ان پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائیں۔ تو وہ دیکھ کر کہے۔ کہ اچھا خانصاحب! آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سنکر ان کا دل خوش ہو جاتا ہے اور وہ پچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے۔ گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ تو ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ انکے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف انکے فائدہ کی چیزیں ہیں بلکہ ان کی اولادوں کیلئے بھی ضروری ہیں۔"

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپے
الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ اڑھائی روپے۔

مینیجر الفضل قادیان

وصایا

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۲۲ :۔ منکہ محمد عظیم ولد حکیم نفض حسین صاحب قوم جٹ چھٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تونیکی ڈاکخانہ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بصیغہ پنشن تین روپے اور بصیغہ موجودہ ملازمت پندرہ روپے گویا کل آمد اٹھارہ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ محمد عظیم بقلم خود۔ گواہ شد :۔ علی محمد ولد قاسم قوم جٹ سدو۔ گواہ شد :۔ حکیم نفض حسین۔

نمبر ۶۰۱۹ :۔ منکہ صادقہ بیگم زوجہ قریشی عبدالمنان صاحب قوم ککے زئی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) نفیسیاں طلائی وزنی ۲½ تولہ ایک جوڑہ (۲) انگوٹھی طلائی دو عدد نصف تولہ (۳) بٹن طلائی وزنی ایک تولہ۔ (۴) کانٹے طلائی ایک جوڑہ وزنی نصف تولہ (۵) ٹیکہ طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ۔ (۶) مہر بذمہ شوہرم ۵۰۰ روپیہ۔ مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :۔ صادقہ بیگم گواہ شد :۔ فیض احمد پنشنر والد موصیہ گواہ شد :۔ قریشی عبدالمنان احمدی شوہر موصیہ

نمبر ۶۰۱۸ :۔ منکہ عبدالواحد ولد مولوی عبدالعزیز صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ماچھی وال ڈاکخانہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوارم بفضل خدا صاحب حیات ہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے

خطبہ نمبر کے خریداران کو اطلاع

الفضل کے گذشتہ خطبہ نمبر مورخہ (۱۷ ر جنوری ۴۲ء) میں خطبہ نمبر کے ان خریداران کے اسماء شائع کئے گئے تھے۔ جن کا چندہ ۲۰ ر فروری ۴۲ء سے قبل کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان تمام احباب کی خدمت میں دوبارہ گذارش کی جاتی ہے۔ کہ براہ کرم چندہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں جن احباب کی طرف سے چندہ ۳۱ ر جنوری ۴۲ء تک وصول نہ ہوگا۔ انکی خدمت میں فروری کے پہلے ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ نمبر وی۔ پی ارسال ہوگا۔ بہتر یہی ہے۔ کہ احباب جلد سے جلد ع۸ سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں۔ تا دی۔ پی کا زائد خرچ نہ پڑے۔ "منیجر"

احباب کی خدمت میں!

الفضل کے شمارہ ۱۸ و ۱۹ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ الفضل ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ فروری ۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب سے مودبانہ التجاء ہے کہ اپنا نام فہرست میں دیکھ کر بہت جلد چندہ ارسال فرمادیں۔ جو دوست ۸ ر فروری تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے انکی خدمت میں وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن احباب کا اس تاریخ تک چندہ وصول نہیں ہوگا۔ انکی خدمت میں ۹ ر فروری کو وی۔ پی ارسال کردیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے عرض کردینا چاہتے ہیں۔ کہ وی۔ پی سے ان پر تین آنہ کا زائد خرچ پڑ جاتا ہے۔ اور موجودہ حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہر ممکن کفایت کا طریق اختیار کیا جائے۔ لہذا احباب کو چاہیئے۔ کہ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیا کریں۔ بعض احباب رقم ارسال کرنے یا وی پی کے روکنے کی اطلاع دینے میں بڑی دیر کردیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال کردیا جاتا ہے اور پھر بلا وصولی واپس آجانے کی صورت میں دفتر کو بلاوجہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے احباب اس بارے میں پورے تعاون سے کام لیں گے۔ "منیجر"

ضرورت رشتہ

میرے ایک احمدی دوست مخلص اور متدین کے لئے جو ½ حصہ کے موصی ہیں شیخ قانونگو۔ ۷۰ روپے ماہوار برسرکاری ملازم قادیان میں سکنی مکان (مالیتی دو ہزار) کے مالک۔ عمر ۳۷ و ۳۸ سال۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ پہلی بیوی سے دو لڑکیاں (منسوب شدہ) اور تین لڑکے موجود ہیں۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے :۔ شیخ محمد حسین ڈیرہ نواب ریاض حسین پاک دروازہ ملتان شہر

جو کہ اس وقت مبلغ ۷۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :۔ عبدالواحد سارٹر ریلوے میل سروس لائلپور۔ گواہ شد :۔ نفضل کریم سکرٹری وصایا کارخانہ بازار لائلپور۔ گواہ شد :۔ تاج دین احمدی لائلپور

نمبر ۶۰۰۸ :۔ منکہ زبیدہ خاتون احمدی بیگم زوجہ خلیل الرحمن صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) گلوبند طلائی ۲ تولہ للعہ (۲) ہار ½۲ تولہ للعہ (۳) ہار ایک تولہ للعہ (۴) انگوٹھی ½ تولہ للعہ (۵) دست بند طلائی ۵ تولہ للعہ (۶) چوڑیاں طلائی ۵ تولہ للعہ (۷) جھوکے ایک تولہ للعہ (۸) توڑے نقرئی ۲۰ تولہ للعہ (۹) بچھے ۳۰ تولہ للعہ (۱۰) چوڑا گل ۳۵ تولہ للعہ۔ نوٹ :۔ سب زیورات کی قیمت بموجب موجودہ نرخ درج ہے۔ کل قیمت زیورات۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ زبیدہ خاتون گواہ شد :۔ خلیل الرحمن شوہر موصیہ حال ملازم ایرایرانس لودھی روڈ نئی دہلی۔ گواہ شد :۔ محمد شریف چغتائی دفتر ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نئی دہلی۔

نمبر ۵۹۸۱ :۔ منکہ امیر بیگم زرینہ زوجہ چوہدری نور محمد صاحب بی۔ اے قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راجپور بھاٹیاں ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اس وقت میرے پاس دس تولہ سونا کے زیورات موجود ہیں جن کی قیمت مبلغ پانصد روپے ہے۔ اسی طرح میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو ابھی میرے شوہر کے ذمہ قابل ادا ہے۔

رقم میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ :۔ امیر بیگم زرینہ بقلم خود۔ برمکان چوہدری اکبر علی صاحب محلہ دارالرحمت گواہ شد :۔ نور محمد بی۔ اے خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد :۔ محمد بخش بقلم خود خسر موصیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سنگاپور - ۲۱ر جنوری - ملایا میں اب دشمن کا شدید مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ مغربی جوہور میں دشمن نے جو فوج اتار رکھی ہے۔ اسے روک لیا گیا ہے۔ دریائے مور کے علاقہ میں اترنے والی جاپانی فوج پر شدید گولہ باری کی جا رہی ہے۔ اور وہ جن کشتیوں پر اتری تھی۔ انہیں بھی سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ جنوب مغربی جوہور میں مزید جاپانی فوج اتر آئی ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج جاپانی طیاروں نے سنگاپور پر اندھا دھند بم باری کی اکثر مکانات کو نقصان پہنچا۔ اور کافی جانی و مالی نقصان ہوا۔ مگر زیادہ تر عرب اور ہندوستانی اس کا شکار ہوئے۔ جاپانیوں کے تیرہ طیارے گرا لئے گئے۔ جاپانی طیاروں نے جزائر نیو برٹن کے دارالحکومت پر بھی بم باری کی۔ مگر کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

بٹاویا - ۲۱ر جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں نے جزائر سلیبس کے شمال میں نہاسا کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ابتداءً انہوں نے یہاں صرف پانسو پیراشوٹ اتارے تھے۔ نیوگنی میں بھی دو مقامات پر جاپانی طیاروں نے بمباری کی۔

رنگون - ۲۱ر جنوری - جو جاپانی فوجیں سیام کی سرحد کو عبور کر کے مولمین کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ انہیں مرداوی میں روک لیا گیا ہے۔ یہ مقام مولمین سے ساٹھ میل جنوب مشرق میں ہے۔ اس علاقہ پر دشمن زیادہ دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میرادادی سے دس میل شمال کی طرف تیورکالے پر بھی دشمن نے حملہ کیا ہے۔ اور اس وقت چالیس میل لمبے محاذ پر جنوبی برما میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ میروادی اس کے وسط میں ہے۔ کواکریک کے مقام پر برطانی فوج دشمن کا سخت مقابلہ کر رہی ہے۔ آج برطانی طیاروں نے سیام میں دشمن کے ایک ہوائی اڈے پر سخت بم باری کی۔ اور کافی نقصان پہنچایا۔ نیز کوالالمپور پر بھی سخت حملہ کیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ ہمارا ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔

لنڈن - ۲۱ر جنوری - روسی فوجیں دوشنبہ کے روز موجائسک پر قابض ہو چکی ہیں۔ جو ماسکو کے محاذ پر جرمن کا آخری مورچہ تھا۔ اب روسی فوجیں ویازما کی طرف چھ میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ موجائسک کی لڑائی میں تین ہزار جرمن مارے گئے۔ اور بہت سا سامان روسیوں کے ہاتھ آیا۔ تمام سڑکیں لاشوں اور شکستہ سامان جنگ سے اٹی پڑی ہیں۔ موجائسک میں دشمن کی ایک لاکھ فوج تھی۔ جس نے روسی حملہ کی تاب نہ لا کر شہر کو آگ لگا دی۔ مگر روسیوں نے آتش زدہ گلی کوچوں میں گھس کر جرمنوں سے جنگ کی۔ روسیوں نے ویازما اور سمولنسک کے درمیان ایک مقام پر اپنی فوجوں کو متعین کر رکھا ہے۔ تا جرمن فوجوں پر راہ فرار بند ہو جائے۔ اور انہیں محصور کیا جا سکے۔

واشنگٹن - ۲۱ر جنوری - فلپائن کے ایک تازہ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جنرل میکارتھر کی فوج نے جاپانی مورچوں میں گھس کر انہیں پیچھے دھکیل دیا ہے۔ شمالی لوزان میں بھی ایک جگہ دشمن کو شکست دی گئی۔

واشنگٹن - ۲۱ر جنوری - محکمہ بحر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنگ کے چھ ہفتوں میں جاپان کے ۱۰۴ جہاز برباد کئے جا چکے ہیں۔ جن کا وزن چھ لاکھ ٹن ہے۔ جاپان اس کمی کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

قاہرہ - ۲۱ر جنوری - مغربی صحرا میں اتنی زبردست آندھی چل رہی ہے کہ گذشتہ دس سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اسلئے ہمارے طیاروں اور فوجوں کی پیشقدمی میں کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی۔ آندھی کے ساتھ بارش بھی ہوئی۔ اور العقیلا میں دشمن کے نئے مورچوں کے آگے دلدلیں بن گئیں۔ جن سے فائدہ اٹھا کر اس نے ان میں بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں یہ بھی پیشقدمی میں روک کی ایک وجہ ہے۔ حلفایہ میں ۲۱۴۶ جرمن اور ۳۴۰۰ اطالوی گرفتار ہوئے ہیں۔ بہت سا سامان جنگ بھی ہاتھ آیا ہے۔

برلین - ۲۱ر جنوری - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈونیز کی وادی میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جو روسی دریا عبور کر کے جرمن مورچوں میں گھس آئے تھے۔ انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اس جنگ میں ایک ہزار روسی مارے گئے۔ جرمن فوجوں نے فیوڈوسیا پر قبضہ کرتے وقت دس ہزار روسیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

واشنگٹن - ۲۱ر جنوری - وزارت خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنگی سرگرمیوں کو زیادہ تیزی کے ساتھ چلانے کیلئے امریکن گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ شمالی اور جنوبی امریکہ کے ممالک کے مابین محصولات ہٹا دئے جائیں۔

رنگون - ۲۱ر جنوری - برما میں جو چینی فوج آئی ہے۔ اس کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر برما کو ضرورت ہوئی۔ تو ہزاروں اور چینی سپاہی یہاں پہنچ جائیں گے۔ میری فوج ایک ہزار میل کا سفر طے کر کے یہاں پہنچی ہے۔ اور ہم ہر قسم کا سامان جنگ ساتھ لائے ہیں۔ میں اور میری فوج برما کے برطانی کمانڈر کے ماتحت کام کریں گے۔ مارشل چیانگ کائی شیک کو برطانیہ۔ امریکہ۔ چین اور ڈچ ایسٹ انڈیز کے اتحاد پر کامل اعتماد ہے۔

کلکتہ - ۲۱ر جنوری - آج صبح پناہ گزینوں کے دو جہاز رنگون سے یہاں پہنچے۔ جن میں ۱۱۶۷ مسافر تھے۔

رنگون - ۲۱ر جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جاپانی طیاروں نے ۲۳ر اور ۲۵ر دسمبر کو رنگون پر جو حملے کئے۔ انمیں ۱۱۰۲ آدمی ہلاک اور ۱۲۵۰ زخمی ہوئے۔ ان میں ہندوستانیوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے۔

ڈبلن - ۲۱ر جنوری - آئرلینڈ میں وشی گورنمنٹ کے قونصل خانہ کے دو ارکان نے استعفے دیدئے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ ہم ایک ایسی حکومت کے ماتحت اپنے وطن کی خدمات سرانجام نہیں دے سکتے۔ جسے اپنے معمولی فرائض ادا کرنے کی بھی آزادی حاصل نہیں۔ اور جو فرانس کے قدیم دشمن کے ہاتھوں میں آلۂ کار بنی ہوئی ہے۔

ٹوکیو - ۲۱ر جنوری - مسولینی نے جاپان کے بڑے بڑے فوجی افسروں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے۔ کہ مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ میں اٹلی اپنی ہر ایک چیز قربان کر دیگا۔

لنڈن - ۲۱ر جنوری - سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ سر سٹیفورڈ کرپس کو مسٹر ایمری کی جگہ وزیر ہند بنایا جائے گا۔ اور وہ شاید اس حیثیت سے ہندوستان بھی آئیں۔

دہلی - ۲۱ر جنوری - سر سکندر حیات عراق و ایران کا دورہ کرنے کے بعد مشرق وسطی میں آنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ مصر وغیرہ کا پروگرام ملتوی کر کے فوری طور پر واپس ہندوستان آ رہے ہیں۔ شاید بیوپاریوں کی ہڑتال اسکا باعث ہو۔

لنڈن - ۲۱ر جنوری - معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چودہ روز میں تین لاکھ جرمن روس میں مارے گئے۔ اور دو سو جرمن طیارے برباد کر دیئے گئے ہیں۔

قاہرہ - ۲۱ر جنوری - جنرل سر آکن لک نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ بردیہ اور حلفایہ پر قبضہ کے سلسلہ میں ہمارے صرف پانسو سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے۔ دشمن کا نقصان اس سے ۲۸ گنا زیادہ ہوا۔

دہلی - ۲۱ر جنوری - ہندوستانی عورتوں نے جنگی امداد کے سلسلہ میں ایک متحرک ہسپتال پیش کیا ہے۔ جسپر دو ہزار پونڈ لاگت آئی ہے۔ یہ ہسپتال ایک موٹر لاری میں ہے۔ جس میں پانی گرم کرنے کے انتظام سے لیکر اپریشن کرنے کے سامان تک سب چیزیں مہیا ہیں۔

لنڈن - ۲۱ر جنوری - وشی کے حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس کی کونسل آف سٹیٹ عنقریب پیرس واپس چلی جائیگی۔

بمبئی - ۲۱ر جنوری - معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جناح کا ایک خاص پیغامبر گاندھی جی کے پاس گیا تھا۔ اور ان سے نیز کانگرس ہائی کمانڈ کے دیگر ارکان سے بھی ملا۔

سٹاک ہالم - ۲۱ر جنوری - ایک غیر جانبدار نامہ نگار کے بیان کے مطابق نازیوں نے یہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ کہ روسی قیدیوں کے گرم کوٹ اور بوٹ اتروا لئے جاتے ہیں۔ اور انہیں پولینڈ کی سردی میں ٹھٹھرنے کیلئے نظر بندوں کے کیمپوں میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ان جنگی قیدیوں کو سردی سے بچنے کے لئے خود ہی خندقیں کھودنی پڑتی ہیں۔ برفباری بارش اور رات کی سردی سے بچنے کیلئے یہی انکا سہارا ہے۔ ان سے چھینے ہو

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔